14631- حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا سر کہاں دفن اور صحابہ کرام کی قبور کے علم کی کیا اھمیت ہے

سوال

سائل کا کہنا ہے کہ حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی قبر کی جگہ کے بارہ میں لوگوں کی رائے بہت ہی زیادہ ہیں ، اور کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبور کے علم سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

اس میں لوگ حقیقی طور پر اختلاف رکھتے ہیں ، ایک قول تو یہ ہے کہ انہیں عراق میں دفن کیا گیا ، اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ شام میں دفن ہیں ، واقعتا وہ کہاں دفن ہیں یہ تو اللہ تعالی ہی جانتا ہے ۔

اور سر کے متعلق بھی مختلف اقوال ملتے ہیں ، کچھ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ شام میں ہے ، اور بعض کا یہ کہنا ہے کہ ان کا سر عراق میں ہے ، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مصر میں ہے ، اور صحیح بات تو یہ ہے کہ جو مصر میں ہے وہ نہ تو ان کی قبر اور نہ ہی ان کا سر ہے بلکہ یہ ایک فاش غلطی ہے ۔

اہل علم نے اس کے متعلق کتابیں لکھیں ہیں جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مصر میں ان کی کوئی چیز بھی نہیں اور نہ ہی وہاں جانے کی کوئی وجہ ہی بنتی ہے ، ظن غالب یہی ہے کہ وہ شام میں ہے اس لیے کہ ان کا سر یزید ابن معاویہ کے پاس لے جایا گیا تھا جو کہ شام میں تھا تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسے مصر لے جایا گیا تھا ، یا تو وہ شام میں ہی دفن کیا گیا اور یا پھر عراق میں جہاں ان کا جسم تھا واپس کر دیا گیا ۔

بہر حال لوگوں کو اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ یہ معلوم کرتے پھریں کہ وہ دفن کہاں کیے گئے اور کہاں ہیں ، مشروع تو یہ ہے کہ وہ ان کے لیے دعائے مغفرت اور رحمت کی جائے ، اللہ تعالی ان کے گناہ معاف فرمائے اور ان سے راضی ہو وہ مظلوم و مقتول تھے ۔

ان کے لیے دعائے مغفرت و رحمت کرنی چاہیے اور ان کے لیے اللہ تعالی سے خیر کثیر کی امید رکھنی چاہیے ، اور پھر وہ اور ان کے بھائی دونوں (یعنی حسن و حسین رضی اللہ تعالی عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں ۔

اب جس شخص کو ان کی قبر کا علم ہے وہ اس کے لیے دعا مغفرت کرتا ہے .جس طرح کہ دوسری قبروں کی زیارت کی جاتی ہے تو وہ بھی اس کے بارہ میں بغیر کسی غلو اور عبادت کے دعا کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں ۔

اسی طرح دوسرے فوت شدگان کی ان سے بھی سفارش طلب جائز نہیں اس لیے کہ میت سے کچھ مانگا نہیں جاسکتا بلکہ اگر وہ مسلمان ہو تو اس کے لیے دعائے مغفرت کی جاتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(قبروں کی زیارت کیا کرو اس لیے کہ وہ تمہیں موت یاد دلاتی ہیں) ۔

اب جو بھی حسن و حسین رضی اللہ تعالی عنہما یا کسی دوسرے مسلمان کی قبر پر صرف اس لیے جاتا ہے کہ ان کے لیے دعائے مغفرت و رحم کی جائے تو یہ سنت ہے ، لیکن قبروں کی زیارت کا اگر یہ مقصد ہو کہ وہاں جا کر اس سے مدد و استعانت طلب کی جائے اور اس سے سفارش طلب کی جائے تو یہ غیر شرعی فعل بلکہ شرک اکبر ہے ۔

اوراسی طرح قبر پر نہ توکوئی عمارت مسجد وقبہ وغیرہ تعمیر کرنا جائزہے اورنہ ہی چراغان کرنا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی یھود ونصاری پرلعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا) صحیح بخاری ومسلم ۔

اوراسی طرح صحیح میں حدیث ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ رسلم نے قبروں کوپکا کرنے اوران پربیٹھنے اوران پرعمارت کرنے سے منع فرمایا ۔

تواب اس حدیث کی بنا پر نہ توقبر پرکوئی عمارت اورقبہ بنانا جائزہے اورنہ ہی اس پرخوشبولگانا یاچراغاں کرنا اورنہ ہی کپڑے اورغلاف چڑھانا تویہ سب کچھ ممنوع اورشرک کے وسائل ہیں ۔

اوراسی طرح قبر کے پاس نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی اس لیے کہ جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ہوشیاررہوتم سے پہلے لوگوں نے انبیاء اورصالحین کی قبروں کومساجد بنالیا تھا توتم قبروں کومساجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں) صحیح مسلم

۔

یہ حدیث اس پردلالت کرتی ہے کہ قبروں کے پاس نہ تونماز پڑھی جائے اورنہ ہوانہیں مسجد بنایا جائے ، اس لیے کہ یہ شرک کے وسائل اوراسی طرح غیراللہ کی عبادت ودعا اوران سے استعانت اوران کے لیے نذرونیاز اوران کی قبروں کوباعث برکت سمجھتے ہوئے انہیں چھونا یہ سب ایسے کام ہیں جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوربچنے کا کہا ہے ۔

صرف قبروں کی شرع طریقہ سے ہی زیارت کی جاسکتی ہے جوکہ بغیر کسی سفر کے ہواورصرف اس کے لیے دعائے مغفرت رحم تک محدود رہے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے اورصراط مستقیم کی راہنمائی کرنے والا ہے

.